

جلد
63

ہفت روزہ

قادیان

شمارہ
33

شرح چندہ

سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر

امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو



The weekly

Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

17 شوال / 1435 ہجری / 14 ظہور 1393 ہش 14 اگست 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر
المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و
عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور
انور کی صحت و تندرستی، درازی عمر، مقاصد
عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے
لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور
انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت
فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مستقل عید مرنے کے بعد کی عید ہے یا اس شخص کی عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارنے کے لئے تیار ہو گیا

یہ دعا بھی خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنا کر ہمیں حقیقی عید منانے والا اور بنانے والا بنا دے
تا کہ ہم اُس عید کو دیکھنے والے ہوں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے والی ہو۔

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جولائی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

جب مستقل جنت مل جائے۔ ایسی جگہ مؤمن چلا جائے جو جنت ہے جو بندے کا ایک حقیقی اللہ تعالیٰ کے عباد کا
مقام ہے اور یہ جنت ملتی ہے مسلسل کام سے۔ اور جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ
اس جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پس جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے، اپنی زندگی کے سانس کو قائم رکھنے کے لئے ہر عقل مند
کوشش کرتا ہے مگر روح کی طاقت کے لئے یہ کوشش نہیں ہوتی۔ کہہ دیا جاتا ہے کہ بہت کچھ کر لیا، یا تو جتنی
رہتی پوری طرح سستیاں ہوتی ہیں۔ کبھی یہ نہیں ہوتا کہ کھانا کھانا بھول جائیں یا کام پہ جانے سے پہلے اچھے
کپڑے پہننا بھول جائیں۔ بھول جاتے ہیں کہ ان کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا
نام لو تو جن کو خدا تعالیٰ پر یقین ہے وہ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا بھی ملے خدا تعالیٰ کے انعامات بھی ملیں لیکن ان
انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

پس جس طرح جسمانی غذا اور ضروریات انسانی زندگی کا لازمہ ہیں اسی طرح روحانی غذا ہے نماز ہے
روزہ ہے صدقہ و خیرات ہے یہ بھی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح دوسرے احکام شریعت ہیں
وہ بھی روحانی زندگی کا لازمہ ہیں۔ چند خواہیں دیکھ کر بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا خدا سے براہ
راست تعلق قائم ہو گیا اب مجھے نہ حقوق العباد کی ادائیگی کی ضرورت ہے اور نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی ضرورت
ہے، نہ نظام جماعت کی ضرورت ہے نہ خلاف کی بیعت کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ پھر روحانی طور پر غرق ہو
کر روحانی زندگی سے ہاتھ دھونے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کرتے۔ اپنے زعم میں یہ روحانی مقام تک پہنچے
ہوتے ہیں حالانکہ نہیں پہنچے ہوتے۔ یہ لوگ عارضی عید کو مستقل عید سمجھ لیتے ہیں اور روحانی زندگی ضائع کر لیتے
ہیں حالانکہ مستقل عید مرنے کے بعد کی عید ہے یا اس شخص کی عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ
کی رضا کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارنے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ گزارنے والا بن گیا۔ یا مسلسل عمل اس کی
زندگی کا خاصہ بن گیا۔ پس یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عمل سزا نہیں بلکہ عمل غذا ہے اور روحانی صحت برقرار رکھنے کے
لئے ضروری ہے۔ جس طرح جسمانی صحت کے لئے مادی غذا ضروری ہے۔ ایک پہلوان کو جوں جوں طاقت
ملتی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ خوراک اچھی سے اچھی ہوتی جائے۔ پس روحانی ترقی کے لئے بھی روحانی غذا
یعنی وہ اعمال جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے لئے کہے ہیں ان کو کرنے کی ضرورت ہے اور بڑھتے چلے جانا چاہئے
ان میں عمل کسی صورت میں بھی ترک نہیں کیا جاسکتا۔ ظاہری رنگ میں ہم عبادتوں کی طرف دیکھتے ہیں تو عید
والے دن ہمیں عبادت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ عید والے دن پانچ کے بجائے چھ نمازیں پڑھنی پڑتی ہیں اور
پھر خطبہ بھی سننا پڑتا ہے۔

پس اسلامی اور روحانی عید کام چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ کام میں زیادتی کا نام ہے اور یہ مسلسل کام کا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رمضان گزر گیا آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید منا رہے ہیں۔ بہت سوں کی ہم میں سے یہ خواہش
ہوتی ہے کہ ہمارے لئے یہ عید حقیقی عید بن جائے۔ اس کے لئے بہت سے لوگ لکھتے بھی رہتے ہیں مجھے دعا
کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید عطا فرمائے۔ لیکن حقیقی عید کا تصور اکثر کے دل میں یہی ہوتا ہے کہ تمام
مشکلات دور ہو جائیں اور دائمی خوشیاں حاصل ہو جائیں۔ بیشک یہ بھی عید ہے۔ ایک مؤمن کے دل میں
دائمی خوشیوں کا خیال جب آتا ہے تو اس سوچ کے ساتھ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہونے سے یہ خوشیاں
مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو حاصل کرنے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں لیکن ان دائمی خوشیوں کے
حصول کے لئے عید کو مستقل عید بنانے کی ضرورت ہے ورنہ ہر عید، دائمی خوشیوں کا خیال آنے سے یا وقت طور
پر یہ دعا کرنے سے کہ دائمی عید ہو جائے دائمی عید نہیں بنتی۔

پس یہ عید ہمیں اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی عید
کی خوشیوں کو کس طرح مستقل کر سکتے ہیں۔ کن راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو
ہمیشہ سمیٹنے والے بناتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ہمیشہ دیتا رہے اور بے انتہا دیتا
رہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ابدی جنتوں میں ڈالے اسے انعامات سے مستقل نوازے۔
اسلام کا خدا تعالیٰ باللہ و خدا نہیں ہے جس کے بارے میں بعض دوسرے مذہب والے یہ تصور رکھتے ہیں کہ وہ
ابدی جنت نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا خزانہ خالی ہو جائے گا یا جنت میں جگہ نہیں رہے گی۔ اسلام کا خدا تو اس
جہان میں بھی جنت دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت دیتا ہے لیکن اس کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔
پس مستقل اور ہمیشہ کی جنت ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے
کہ **وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا ففِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا**
شَاءَ رَبُّكَ عَظَاءٌ غَيْرُ مَحْذُوزٍ اور وہ لوگ جو خوش نصیب بنائے گئے تو وہ جنت میں ہوں گے وہ اس
میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے۔ یہ ایک نہ
کاٹے جانے والی جزا کے طور پر ہوگا۔ ایسی جزا جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ایسی جنت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ
ہمارا خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ہوگا واپس لینے کے لئے نہیں ہوگا۔
ہمارا انعام تو ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ایسی ہے جو عطاء غیر مجذوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
جنتیوں کا انعام نہ کاٹا جانے والا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ دراصل مؤمن کے لئے یہی حقیقی عید ہے جو نہ ختم
ہونے والے انعام کی صورت میں ہے۔ گویا جو نہ ٹھٹھے والی عید ہے ہمیشہ قائم رہنے والی عید ہے اور یہی نہ
کٹنے والی عید جو ہے وہ عام مؤمن کے لئے ہے اور یہ وہ جنت ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور عید حقیقی وہی ہے

گوجرانوالہ (پاکستان) میں شہر پسندوں کا احمدی گھروں پر حملہ، دوکانوں اور گھروں کو آگ لگا دی گئی 14 احمدیوں نے راہ مولیٰ میں جام شہادت نوش فرمایا اور 8 خواتین و بچے جھلس گئے

پولیس ایک سائٹیڈ پر خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی اور بلوائی احمدی گھروں کا سامان لوٹتے رہے اور گھروں کو جلاتے رہے

کوئی احمدی شعائر اللہ کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ (پریس ریلیز جماعت احمدیہ)

کی بے حد عقیدت اور محبت ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کو ایک منظم منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایک طویل عرصہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت اور تعصب کی بے بنیاد اور شرانگیز پراپیگنڈہ مہم جاری ہے جس میں پرامن احمدیوں پر من گھڑت الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ سرکاری انتظامیہ اس طرح کی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں پر آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے اور اس غفلت اور بے حسی کے نتیجے میں عامۃ الناس کو احمدیوں کے جان و مال کو لوٹ لینے کی ترغیب مسلسل جاری ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب نے کہا کہ اگر پولیس بروقت موثر کارروائی کرتی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کرتی تو قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع اور مالی نقصانات سے بچا جاسکتا تھا۔ انہوں نے فوری طور پر اس سانحہ کی غیر جانبدار اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے اس افسوسناک سانحہ کے مجرموں کو فوری سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

(جوالہ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم اگست ۱۴۳۵ھ)

ناظر امور عامہ ربوہ پاکستان نے اس افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ ابتداء میں جب ہجوم اکٹھا تھا تو پولیس کی صرف دو گاڑیاں موقع پر آئیں اور وہ پیچھے کھڑی ہو کر کارروائی دیکھتی رہی۔ جلوس اس قدر فساد پر آمادہ تھا کہ آگ بجھانے کیلئے آنے والے عملہ فائر بریگیڈ کو بھی انہوں نے موقع پر بھگا دیا۔ اسی طرح ریسکیو 1122 کی ایبولینسز جو زخمیوں کو لینے آئی تھیں ان پر اور ہسپتال کی ایبولینسز پر بھی پتھر اڑا کیا اور انہیں زخمیوں کو لے جانے نہیں دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے گوجرانوالہ سے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی اور وزیر خرم دستگیر خان سے رابطہ کیا اور انہیں اس حوالہ سے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ پولیس ایک سائٹیڈ پر خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی اور بلوائی احمدی گھروں کا سامان لوٹتے رہے اور گھروں کو جلاتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی احمدی شعائر اسلام کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور ہر احمدی کے دل میں خانہ کعبہ سمیت تمام شعائر اللہ

گھروں میں توڑ پھوڑ کی، فریق، ٹی وی جزیئر موٹر سائیکل اور دیگر گھریلو سامان لوٹا اور 8 گھروں اور 4 دکانوں کو آگ لگا دی۔ چند گھروں سے احمدی مرد و خواتین اور بچوں کو نکالا گیا۔ لیکن ایک گھر میں خواتین اور بچے آگ لگنے کی وجہ سے محصور ہو گئے اور آگ کے دھوئیں اور دم گھٹنے کی وجہ سے ایک خاتون مکرمہ بشری بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب عمر 55 سال اور دو بچیاں حراء بنت مکرم محمد یونس صاحب عمر 8 سال اور کائنات بنت مکرم محمد یونس صاحب عمر 8 ماہ شہید ہو گئیں۔ اسی طرح ایک احمدی خاتون مکرمہ مبشرہ صاحبہ کے پیٹ میں سات ماہ کا بچہ بھی وفات پا گیا۔ علاوہ ازیں آٹھ خواتین و بچے آگ لگنے کے نتیجے میں جھلس گئے۔ انہیں سول ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں پر ان کی دیکھ بھال اور علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید ہونے والوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو جلد از جلد شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ مورخہ 27 جولائی 2014ء بروز اتوار رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے گوجرانوالہ شہر کے علاقہ کچی پمپ میں مخالفین نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا اور گھروں کو آگ لگا دی۔ اس کے نتیجے میں ایک خاتون اور دو بچوں نے راہ مولیٰ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جبکہ ایک حاملہ خاتون کے پیٹ میں 7 ماہ کا بچہ بھی وفات پا گیا۔

تفصیلات کے مطابق مخالفین نے ایک احمدی نوجوان کی طرف سے فیس بک پر خانہ کعبہ کی تصویر کی توہین کے بے بنیاد اور جھوٹے الزام پر جلوس نکالا اور احمدیوں کے خلاف شدید لٹیرہ بازی کی۔ اس علاقہ میں 16-17 احمدی گھرانے آباد ہیں۔ بلوائیوں نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس واقعہ کے بارہ میں فوری طور پر پولیس کو اطلاع کی گئی جس پر پولیس موقع پر پہنچی اور بلوائیوں کو مذاکرات کیلئے اپنے ساتھ تھانہ میں لے گئی۔ اسی دوران وہاں پر مخالفین کا ایک ہجوم موقع پر پہنچ گیا اور احمدی گھروں اور دکانوں پر حملہ کر دیا۔ بلوائیوں کے جلوس نے احمدی

پر خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے خدمت خلق کی۔ بشارت قلب پیدا ہو جائے تو عمل، خوشی کا موجب بن جاتا ہے وہ کام خوشی کا موجب بن جاتا ہے اور اگر بشارت قلب پیدا نہ ہو دل میں خوشی پیدا نہ ہو تو عمل ہر کام جو ہے وہ تکلیف لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا نام ہی بشارت قلب رکھا ہے یعنی کامل ایمان دل کی خوشی سے دل کی بشارت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس حقیقی عید وہی ہے جب انسان عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے اور کام ہو بوجھ نہ لگے۔ عبادتوں کی طرف مستقل توجہ اس کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی یا بندوں کے لئے قربانی یا نظام سلسلہ کے لئے قربانی یہ تمام قربانیاں اس کے لئے راحت پیدا کریں۔ خوشی اور اطمینان کا موجب ہوں۔ اسے مشکل نہ لگیں یہ چیزیں تو پھر ایسا انسان مستقل عید حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر عیدیں جو ہیں یہ عارضی عیدیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیسی قربانیاں دیں۔ زبردستی یا اچانک ان سے قربانیاں نہیں لی گئیں بلکہ خوشی سے اور لمبے عرصے تک انہوں نے قربانیاں دیں۔

پس حقیقی عید وہی ہے جس میں انسان کو عمل میں لذت محسوس ہونے لگے۔ قربانی کر کے بھی لذت محسوس ہو اور قربانیوں کے لئے ہر قسم کی آگ میں کودنے کے لئے وہ تیار ہو جائے اور کبھی عمل ترک کرنے کا سوچے بھی نہ۔ یہ مقام جب کسی قوم یا فرد کو مل جاتا ہے تو حقیقی عید بن جاتی ہے اور دینی اور دنیاوی مقاصد اسے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس حقیقی عید کی حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے اور یہی حقیقی عید ہے جو وہ ہم میں دیکھنا چاہتے تھے۔

میں نے مالی قربانی کا ذکر کیا ہے لیکن جان کی قربانی میں بھی جماعت کے افراد پیچھے نہیں ہیں۔ یہ قربانی کر کے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر رہے ہیں۔ آئے دن احمدی جان کے نذرانے پیش کر رہے ہیں خاص طور پر پاکستان میں لیکن ایمان سے نہیں ہٹ رہے۔ گزشتہ دنوں دو بچیوں اور ایک عورت نے بھی یہ قربانی دی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اس علاقے میں رہنے والے جتنے وہ لوگ تھے، وہاں گھر تھے اس علاقے کے، انہوں نے قربانی دی کہ ان کے گھر لوٹے گئے جلائے گئے اور اس لحاظ سے بھی وہ پورے کے پورے جو علاقہ تھا وہاں کے رہنے والے یا حملہ تھا اس کے احمدیوں نے قربانی دی۔

سلسلہ اگلے جہان میں بھی چلتا ہے لیکن مؤمن کے لئے وہاں مستقل عید ہوگی۔ اس کے انعامات ضائع نہیں ہوں گے۔ کام تو وہاں بھی وہ کرے گا لیکن وہی کام کرے گا جو اللہ چاہے گا۔ سورۃ یسین میں اس کا بیان اس طرح ہوا ہے کہ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهِونَ ۝ کہ جنتی لوگ اس دن کام میں مشغول ہوں گے اور خوشی سے ہنس رہے ہوں گے۔ جنتوں میں جا کے۔ یعنی ذکر الہی میں مصروف ہوں گے۔ یہ بھی ایک کام ہے انکے لئے۔ جنتیوں کے لئے یہی عمل ہیں جو وہ کر رہے ہوں گے۔ اور اس وجہ سے ان کا انعام مستقل ہوگا۔ پس انعام مستقل ہو سکتا ہے اور وہ ایک حقیقی مؤمن کا اس دنیا میں بھی مستقل ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے مر جاتے ہیں انکا انعام اس دنیا میں مستقل ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر اس دنیا میں ہی یوم البعث آ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ یعنی شیطان نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا کر جب وہ اٹھائے جائیں گے۔ اٹھائے جائیں گے سے مراد ہے کہ اس وقت تک میں انہیں ورنہ تار ہوں جب تک وہ یوم البعث تک نہیں پہنچ جاتے اور یوم البعث ہر ایک کا مختلف ہے کسی کو اس دنیا میں مل جاتا ہے کسی کو اگلے جہان میں ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس دنیا میں بھی آ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ یوم البعث اس دنیا میں آ گیا۔ آپ کی مستقل عید اس دنیا میں مل گئی۔ پس کیا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل چھوڑ دیئے۔ ان فرائض کی ادائیگی چھوڑ دی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے تھے بلکہ نوافل میں بھی بڑھتے چلے گئے۔ بلکہ ہر دن آپ کے ہر عمل میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وہ دن آیا مگر کیا آپ نے اپنے ذمہ جو کام تھے، جو اللہ تعالیٰ نے لگائے ان کو چھوڑ دیا۔ کیا عبادتوں میں کمی آ گئی یا چھوڑ دیں۔ کیا اشاعت دین کا کام چھوڑ دیا۔ کیا خدمت خلق کا کام چھوڑ دیا۔ نہیں بلکہ ان کاموں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ان کے اضافہ ہوتے چلے جانے سے آپ کی خوشی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ایک عام مؤمن بھی اگر حقیقی مؤمن ہے تو عید کے دن ایک زائد نماز پڑھ کر عید کی نماز پڑھ کر خوشی محسوس کرتا ہے لیکن جس کو صحیح ادراک اور فہم نہیں عید کا، جو عبادتوں کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ تو یہی کہے گا کہ کیا مصیبت گلے پڑ گئی۔

پس حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ انسان تھکے نہ۔ ایک عمل ہو اور مستقل عمل ہو۔ رات دن کام کر کے بھی اس کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ خوش ہو اور یقیناً ایسے لوگ خوش ہوتے ہیں جن کو حقیقی خوشی ملتی ہے اپنے کام سے۔ اس بات

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو

اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ کٹریوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوگی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفین اسلام کی بیہودہ گویوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے۔

ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر ایسے مالدار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور امت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 جولائی 2014ء بمطابق 04 و 05 اگست 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدرالفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2014ء کے شکر یہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو؟ نہیں، بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ہمیشہ روزہ دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرة: 184)

نزدیک متقی ہے“ فرمایا: ”پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بد بخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 239-238۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یو کے)

پس یہ بڑا خوف دلانے والی تنبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انتہائی رحم کا سلوک ہے۔ پھر فرمایا کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ کر میں نے تمہارے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ تم آسانی سے تقویٰ اختیار کر سکو۔ ان احکامات پر چل سکو، چلنے کی کوشش کرو۔ میرا قرب پانے والے بن سکو لیکن اب بھی اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی آناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اگر ہم ان جالوں اور ان خولوں کو توڑ کر باہر نہیں نکلتے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقویٰ کو حاصل کرنے کی طرف ہم توجہ نہیں دیں گے یا نہیں دیتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو عملی ہے اور ظاہری تقویٰ کا اعلان اور دل میں ناپاکیاں یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا کہ خوف کا مقام ہے اور یہ خوف کا مقام اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ کسی کے تقویٰ کا فیصلہ کسی انسان نے نہیں کرنا۔ یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔ اور جب یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے تو پھر سوائے توبہ، استغفار، تسبیح، تمجید اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ورد اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنا اور خدا تعالیٰ کے خوف سے راتیں گزارنا، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔ قربان جائیں ہم اس پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں رمضان میں اپنے بندے کے بہت قریب آ گیا ہوں اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو اور تقویٰ کے حصول کے لئے میرے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کی کوشش کرو تا کہ تم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکو۔ یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھر پور فائدہ اٹھا لو کہ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔

پس اٹھو اور میرے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اٹھو اور اپنے اعمال کو بھی خوبصورت بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ اور اس ارادے سے بنانے کی کوشش کرو کہ اب ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی ادراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ **وَلَا تَسْتَوُوا بِاللَّهِ يَتَّبِعِ تَمَتًّا قَلِيلًا وَإِلَّا يَكُنُ مِنَ الْخٰسِرِينَ** (البقرہ: 42) کہ میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے بے ڈرو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔ یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔ پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے تھی ہم رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ یہی نہیں کرتا کہ بندے کو کہہ دیا کہ تقویٰ اختیار کرو یہ میرا حکم ہے اور حکم عدول کی تمہیں سزا ملے گی بلکہ فرمایا کہ اس تقویٰ کا تمہیں ہی فائدہ ہوگا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان فوائد کا بھی ذکر فرما دیا جو اس دنیا کے بھی فوائد ہیں اور آخرت کے بھی فوائد ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے طریق پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔ فرمایا یہ دنیا والے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ **إِنَّهُمْ لَنْ يَنْفَعُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا** (ہود: 96)۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

اس لئے لوگوں کی پناہیں تلاش کرنے کی بجائے اس کامل پناہ کی تلاش کرو جو **وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ** ہے (الجمہ: 20)۔ جو متقیوں کا دوست ہے اور ان کی پناہ گاہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم کوئی بھی کام، کوئی بھی معاملہ میری خاطر کرتے ہو، میری رضا کے حصول کے لئے کرتے ہو، میرا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ فرمایا **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ**۔ (التوبہ: 4) یقیناً اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت مل جائے اسے اور کیا چاہئے۔ اسے تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ اس کی تو دنیا و عاقبت سنورگی اور اس خوبصورت انجام کا اللہ تعالیٰ نے خود کہہ کر بھی بتا دیا کہ تمہارا یہ انجام ہوگا، تمہاری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔ فرمایا کہ یہ جو انجام ہے متقیوں کے لئے ہے۔ دنیا دار اس انجام کو نہیں پہنچ سکتے۔ جو لوگ دنیا والوں کی زیادتیوں پر صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں، دنیا والوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، دنیا والوں کی ظاہری طاقت دیکھ کر ان کے آگے جھکتے نہیں تو اس دنیا میں بھی انہیں طاقت ملے گی اور انجام کار وہی فنیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ مبتذل اور انقطاع حاصل ہو۔“ مبتذل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے چھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ”پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔“ فرمایا کہ ”جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور روزے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یو کے)

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے، ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 458 مسند ابی ہریرہ حدیث نمبر 9214 عالم الکتب بیروت 1998ء) لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکر الہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ پر چلے۔ تقویٰ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر توجہ دلائی ہے اور فرمایا جو اس سوچ کے ساتھ روزے رکھے کہ تقویٰ اختیار کرنا ہے، ذکر الہی اور دعاؤں کے ساتھ اپنے دن رات گزارنے ہیں، اپنی عبادتوں کے حق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے تو اللہ نے فرمایا کہ یہ روزہ پھر میری خاطر ہے اور پھر میں ہی اس کی جزا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون..... حدیث 7492) یعنی ایسے روزے دار پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا ادراک ان کو ہو جاتا ہے۔ یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لئے نہ ہوں۔ رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے ہر سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔ دن بھر کا ذکر الہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں۔ ہم اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کا جواب اسی طرح الٹا کر دینے والے نہ ہو جائیں۔ اس کے بجائے ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کے جواب میں خاموش ہو جائیں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ جواب دیں کہ میں روزہ دار ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں **إِنِّي صَائِمٌ** کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں۔ (صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894) ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری عزتیں، ہماری بڑائی کسی کو نیچا دکھانے یا اسی طرح ترکی بہ ترکی جواب دینے میں نہیں اور اپنے پر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے۔ اسی میں ہماری بڑائی ہے۔ اسی بات میں ہماری عزت ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کو عزت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ** (المحجرات: 14) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا یہ معیار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بارے میں ایک ارشاد ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کو بلا کر رکھ دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و کرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیا ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

NAVNEET JEWELLERS نویت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments



خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

منہ بند کروانے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے اور ہم نے اس کا جواب دیا۔ یہی لوگ اسلام کے مخالفین ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ اور بغض رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ ان کو اپنے انجام نظر نہیں آ رہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اپنے بد انجام کو پہنچیں گے۔

دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں کل ہی جب مجھے پتا لگا تو جرمنی کی جماعت کو میں نے کہہ دیا تھا۔ امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے اور یہی تقویٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خوشنک انجام کی خبر دے رہا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ آخر کار بہتر انجام متقیوں کا ہے۔ جب یہ دشمنان اسلام پارہ پارہ ہو کر ہوا میں اڑ جائیں گے اور کامیابیاں اور بہتر انجام حقیقی مومنین اور متقین کا ہی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

مسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شیطانی اور دجالی طاقتیں بڑے طریقے سے انہیں ایک دوسرے سے لڑا رہی ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرقہ بازیوں ہیں۔ یہ فرقہ بازیوں اب کیوں ایک دم پیدا ہو گئیں۔ یہ باہر کی کچھ طاقتیں ہیں جنہوں نے ان میں فرقہ بازیوں پیدا کروائی ہیں تاکہ اسلام کو بدنام کرنے کا موقع ملے اور پھر اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے چلے جائیں۔ اندرونی حملہ یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اور بیرونی حملہ بیہودہ فلمیں بنا کر اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور زندگی کے بارے میں بیہودہ گویاں کر کے کر رہی ہیں۔ اور انہیں یہ پتا ہے کہ اس کے رد عمل کے طور پر مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑے گی اور پھر دنیا میں جو فساد ہوگا اس کو لے کر یہ طاقتیں پھر اسلام کو بدنام کریں گی۔ ان شیطانی قوتوں نے ایک ایسا شیطانی چکر پیدا کر دیا ہے جس سے اب مسلمانوں کو باہر نکالنے والا کوئی نہیں۔ جو ایک راستہ ہے اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی مسلم اُمّہ کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ ان کو یہ نظر آ جائے کہ کن لوگوں کے نیک انجام کی خوشخبری دے رہا ہے۔ کاش یہ مسیح موعود کو مان کر اسلام کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

دوسروں کے متعلق یہ جو میں نے انجام کے بارے میں باتیں کی ہیں اس کو سن کر ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو اور ہر مومن بننے والے کی خواہش رکھنے والے کو اپنے انفرادی جائزے لینے ہوئے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ رہنمائی فرمائی کہ فرمایا: وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكًا فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام: 156) اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر رمضان سے فیض پانا ہے، اگر اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے، اگر فلاح کے دروازے اپنے اوپر کھلوانے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا جن کا کوئی رہنما نہیں ہے، جو بکھرے ہوئے ہیں اور ہر اس شخص کے دھوکے میں آ جاتے ہیں جو اسلام کے نام پر اور دین کے نام پر ان کے جذبات بھڑکا دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن پر عمل کرو۔ اس کے

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو۔ ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ ہم تمہیں اپنے گلے سے لگا لیں گے۔ ہماری باتیں مان لو۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازو گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیکھ زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

پس صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہو، اسی سے مدد مانگو تو یقیناً تم زمین کے وارث بنائے جانے والے ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور آپ کے طفیل ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے کے ساتھ دین کا احیاء ہونا ہے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں نے ہی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے۔ قربانیاں تو دینی پڑیں گی۔ یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں۔ یہ قربانیاں ہی تقویٰ کا معیار بلند کر کے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔ (الاعراف: 129) کا انجام یعنی کہ انجام متقیوں کے ہاتھ میں رہتا ہے اس کی خوشخبری دینے والی ہیں۔

پس ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بہتر انجام کی خبریں دے رہا ہے۔ آج اگر مسلم اُمّہ بھی اس راز کو سمجھ کر مسیح موعود کی مخالفت کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگاروں میں شامل ہو جائے تو یہ بے چینی جو ہر مسلمان ملک کے افراد اور حکومتوں میں پائی جاتی ہے یہ ختم ہو جائے۔ فتنہ و فساد اور آپس کی لڑائیاں جو جہاد کے نام پر ایک دوسرے پر ظلم کر کے ہو رہی ہیں یہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ پس نالیڈروں میں تقویٰ ہے، نہ علماء میں تقویٰ ہے اور نتیجہً ان علماء کے تربیت یافتہ عوام الناس بھی حقیقی تقویٰ کا ادراک نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان نام نہاد علماء اور شدت پسند گروہوں کے جال میں پھنس کر غلط اور تقویٰ سے کوسوں دور ہٹے ہوئے اعمال بجالانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کے جذبات ابھار کر انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا لالچ دے کر ان علماء نے ظلم کی راہ پر لگایا ہوا ہے۔ ان نوجوانوں اور عموماً مسلم اُمّہ کو کوئی سمجھانے والا نہیں ہے کہ یہ تقویٰ نہیں ہے جس کو تم تقویٰ سمجھ رہے ہو۔ یہ نیکی نہیں ہے جس کو تم نیکی سمجھ رہے ہو۔ یہ جہاد نہیں ہے جس کو تم جہاد سمجھ رہے ہو۔ آپس میں کلمہ گوؤں کو قتل کرنا تقویٰ سے دور لے جانے والی چیز ہے۔ مومن کی نشانی تو خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 30) کہ آپس میں رحم کے جذبات سے پڑھتے ہیں۔ یہ دلوں کے پھاڑ کر کے ظلمت پر تلے ہوئے جو لوگ ہیں یہ کہاں سے تقویٰ پر چلنے والے ہو گئے؟ کیا ایسے لوگوں کے انجام اللہ تعالیٰ بہتر کرتا ہے؟ کیا ایسے ظالموں کو خدا تعالیٰ زمین کا وارث بناتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی ظلم پسند نہیں آ سکتا۔ جو خلافت خلافت کا نعرہ لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں خلافت دے کر اپنا جانشین بنانے والا ہے؟ وہ خدا جو رحمان خدا ہے کیا وہ ظلموں اور ظالموں کا مددگار ہوگا؟ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کیا وہ اپنے پیارے نبی کے نام پر دنیا میں ظلموں کو پنپنے دے گا؟ کبھی نہیں۔ خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعے سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہو گئی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو میں نے انٹرویو دیا۔ ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔ خلافت جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہو گئی۔ کاش کہ مسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ آ جائے اور ان کے آپس کے جھگڑے اور فساد اور حکومتوں کے لئے کھینچا تانیاں ختم ہو جائیں۔ ان کے لئے بھی ہمیں رمضان میں دعا کرنی چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

یہ جو خلافت کی باتیں ہو رہی ہیں اس بات پر گزشتہ دنوں یہاں کے ایک پروفیسر نے جو مذہبی تعلیم پڑھاتے ہیں، خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی بیہودہ بکواس کی، بیہودہ گوئی کی۔ مسلمان علماء اور تنظیموں کے لیڈروں اور حکومتوں کے سربراہوں کو تو اپنی طاقت حاصل کرنے یا محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ اسی فکر میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی بیہودہ گویوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے، اگر کوئی ان کا

گردھاری لال ہلکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دکان

لوتھرا جیولرز قادیان

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar, Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com



سرمرہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد)
اولاد سے محروم کیلئے (زدجام عشق)
(اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔



رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دکان حکیم چوہدری بدر الدین
عالم صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2014ء

دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی انہیں محبت الہی کے حصول کے طریق کا ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہو سکتے ہیں یا پرانے قصبے ہی تھے۔

آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو ان باتوں کا صحیح ادراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و ادراک حاصل کرے اور اس میں بڑھتا چلا جائے تاکہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب)

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائع خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ حضور نے خواتین کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے اور ان کی درخواست پر بہتوں کے اسلامی نام تجویز فرمائے۔ ملاقات کے اختتام پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے نومبائع خواتین اس سعادت پر بیحد خوش تھیں اور فرط جذبات سے بعض کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

نومبائع احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات۔ حضور ایدہ اللہ نے سوال کرنے والے احباب کے جوابات عطا فرمائے اور انہیں زریں نصائح سے نوازا۔

میں احمدیت کے ہر مخالف کو کہتا ہوں کہ اگر وہ جلسہ کا ماحول دیکھ لیں اور ایک بار آ کر جلسہ میں شرکت کر لیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مخالفت چھوڑ دیں گے یہی وہ حقیقی اور سچی جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور یہی جماعت احمدیہ میرے سب سوالوں کا جواب ہے۔

خدا کی قسم! آج کا دن میری زندگی کا خوبصورت ترین دن ہے۔ میں اپنے دل کا حال زبان سے بیان نہیں کر پا رہا۔ خلیفہ کو قریب سے دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور میرا دل اس ماحول سے الگ ہونا نہیں چاہ رہا۔

ہم نے تینوں دن اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں سنا اور ایک ایسا روحانی ماحول جو ہم نے اور کہیں نہیں دیکھا جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم احمدی پیش کر رہے ہیں وہ کوئی اور نہیں پیش کر سکتا۔ جو لوگ اسلام سے ایسی سچی محبت کرتے ہوں وہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں؟

(جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے ایمان افروز تاثرات)

جلسہ کی مجموعی حاضری 33171 تھی جس میں سے مستورات کی حاضری 16036 اور مرد حضرات کی حاضری 17135 رہی۔ اس کے علاوہ 1007 (ایک ہزار سات) کی تعداد میں تبلیغی مہمان

شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں 72 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 3207 مہمان کرام مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے

انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ صفی اللہ صابر۔ ماسٹرز آف سائنس ان انٹرنیشنل مینجمنٹ۔ امر احمد خان۔ ماسٹرز آف سائنس ان سٹریٹجک انفارمیشن مینجمنٹ۔ اہر محمود اعوان۔ ماسٹرز آف آرٹس ان ہائر ایجوکیشن مینجمنٹ۔ عمر فاروق۔ ماسٹرز آف سائنس سپیشلائزیشن ان اکاؤنٹنگ۔ احمد ندیم۔ ماسٹرز آف سائنس ان آئی ٹی مینجمنٹ۔ مبشر احمد خان۔ ماسٹرز آف سائنس اکاؤنٹنگ، آڈیٹنگ اینڈ ٹیکسیشن۔ ڈاکٹر انصار حیات چٹھہ۔ کنسلٹنٹ سپیشلسٹ ان کارڈیالوجی۔

ایاز احمد۔ میڈیکل۔ ڈاکٹر رضوان صفدر۔ میڈیکل۔ ڈاکٹر راشد محمود۔ میڈیکل۔ مامون چوہدری۔ ماسٹرز ان لاء اینڈ بیئر سٹریٹیجی لاء۔ نوید علی منصور۔ ماسٹرز ان لاء۔ رمیض جاوید۔ ماسٹرز ان لاء۔ حماد احمد۔ ماسٹرز ان سول انجینئرنگ۔ سجاد احمد۔ پیپلز آف سائنس ان

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے
عزیز مرثیٰ خان صاحب نے خوش الحانی سے
پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندت اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

ڈاکٹر مرزا نعمان احمد۔ پی ایچ ڈی ایگریکلچر۔
ڈاکٹر دودھ حق۔ پی ایچ ڈی بیالوجی۔ ڈاکٹر محمد احسن۔
پی ایچ ڈی میتھیٹکس۔ نعمان احمد۔ ماسٹرز آف بزنس
ایڈمنسٹریشن ان پرفارمنس مینجمنٹ۔ شہزاد احمد
کھوکھر۔ ماسٹرز آف سائنس ان بیالوجی۔ محمد لقمان
مجوکہ۔ ماسٹرز آف آرٹس ان اسلامک سٹڈیز۔
عطاء الرحمن۔ ماسٹرز آف سائنس ان کمیونیکیشن اینڈ

بیعت کی سعادت پائی۔
آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر
جرمنی، امریکہ، ہالینڈ، میڈیڈونیا، سربیا، فلسطین، سیریا،
بیلجیئم، کوسوو، ایران، ریشیا، چین، ترکی، یمن، مراکش،
البانیا اور انڈیا سے تعلق رکھنے والے 183 افراد نے بیعت
کی سعادت پائی۔
بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کیلئے جو نبی سٹیج پر
تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک ڈگاف نعروں سے
گوںج اٹھی اور احباب جماعت نے بڑے پر جوش انداز
میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے
ہوا جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسلم صاحب نے کی اور اس کا اردو
ترجمہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا
بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
منظوم کلام

15 جون 2014 بروز اتوار
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار
بجے بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر
پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔
صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک
ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی
میں مصروفیت رہی۔
آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا
اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور
نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔
بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب
ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے
ذریعہ لائیو نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدیوں
نے اس موصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی

کہ وہ فرماتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اس دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھانے کیلئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناقص ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدی ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہی ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوائے آگ نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کابل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے۔ نہایت صاف اور شیریں۔ پس اس نے افناں و خیراں بہر حال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارے میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواہد کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مکمل خطاب حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال جلسہ کی مجموعی حاضری 33171 ہے جس میں سے مستورات کی حاضری 16036 اور مرد حضرات کی حاضری 17135 ہے اس کے علاوہ 1007 (ایک ہزار سات) کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں 72 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 3207 مہمان کرام مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

بعد ازاں افریقین احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔

پھر عرب احمدی احباب نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ بڑے روح پرور انداز میں پیش کیا۔

اس کے بعد ملک میسڈ وینا سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنی ملکی میسڈ وینا میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ گزشتہ سال انہوں نے ایک نظم حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران پیش کی تھی۔ لیکن اس سال یہ پہلا موقع تھا کہ میسڈ وینا کے احمدی احباب نے جلسہ سالانہ جرمنی میں اپنا یہ پروگرام پیش کیا۔ میسڈ وینا میں جو نظم پیش کی گئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اس بات کا اعلان کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ حضرت نبی کریم ﷺ اس کے محبوب ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے، ہماری نجات اسلام میں ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف اللہ سے محبت کریں۔ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ وہ کمزور ہو گیا۔ پھر امام مہدی تشریف لائے اور اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اللہ سے ایسے محبت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ لیکن اگر آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اے ایماندار اللہ سے ڈرو۔ اور احمدی مسلمان ہونے کے علاوہ کبھی تمہاری موت واقع نہ ہو۔ اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم ترم کے ساتھ پیش کی۔ بعد ازاں واقفین نوجوانوں نے دعائیہ نظم اور ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے دعائیہ نظم ”ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ“ پیش کی۔

اس کے بعد مجلس انصار اللہ کے ایک گروپ نے ایک نظم پیش کی اور بعد ازاں آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے ترانہ پیش کیا۔ بڑے روح پرور ماحول میں یہ نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔

جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر

چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت اور فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پر نم تھیں۔ اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے، اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نوجوان خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی تعداد 29 تھی اور نوجوانیاں بھی ان کے ساتھ شامل تھیں اور ان کا تعلق جرمنی، سپین، فرانس، رومانیہ، ریشیا، سینیگال، بوزنیا اور پاکستان سے تھا۔ اور ان میں سے سات خواتین نے آج ہی بیعت کی تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ نوجوانتوں کہاں کہاں سے آئی ہیں۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے بتایا کہ اکثریت جرمنی سے ہے اس کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی آئی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ اس پر ایک پولش نژاد خاتون اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انتہائی جذباتی ہو گئیں۔ نیز بتایا کہ وہ عرصہ ڈیڑھ سال سے احمدی ہیں۔ میرے لئے وہ بڑا خاص لمحہ تھا جب میں نے احمدیت کے بارہ میں سنا اور پھر احمدیت قبول کی۔

مراکش سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ سب سے پہلے ان میاں بیوی نے بیعت کی تھی اور اب ان کے علاقہ میں بارہ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی کہ اب وہاں تبلیغ کیلئے مزید سنے کھلیں۔ ایک جرمن نوجوان نے بتایا کہ اس نے 2012ء میں بیعت کی تھی اپنا نام بتاتے ہوئے اس نے کہا کہ میرا نام لنڈا ہے اور میں اسلامی نام رکھنا چاہتی ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت علیہ نام تجویز فرمایا۔

ایک جرمن خاتون جس کا نام جیسیکا تھا، موصوفہ کی درخواست پر حضور انور نے اس نوجوان خاتون کا نام یاسمین تجویز فرمایا:

ایک اور نوجوان خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام Najah ہے اور میں بھی اسلامی نام رکھنے کی درخواست کرتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے والدین نے آپ کا جو نام رکھا وہ ٹھیک ہے بعد ازاں حضور انور نے لفظ نجاح کی مختصر اوضاحت فرمائی۔

نیشنل صدر صاحبہ لجنہ جرمنی نے نوجوان خاتون Lora کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے والد کا تعلق سپین سے ہے اور والدہ اٹلی سے ہیں اور لورا صاحبہ نے جلسہ کے دوران اردو ترانے ہمارے ساتھ پڑھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ جانتی ہیں کہ برطانیہ میں نیشنل سیکرٹری نوجوانتوں برٹش انگریز ہیں اور دو ماہ قبل انہوں نے بیعت کی ہے اور جماعت کے نظام میں مدغم ہو گئی ہیں اور بہت

کچھ سیکھ رہی ہیں۔ نئے آنے والوں کیلئے ایک مثال ہیں۔ ایک نوجوان خاتون جو امریکن اور جرمن نژاد ہیں نے حضور انور کی خدمت میں سوال کیا کہ انہوں نے اپنی تعلیم انگریزی میں مکمل کی ہے اور اب وہ چھ سے گیارہ ماہ کے لئے انڈیا میں انگریزی زبان سکھانے کیلئے جانا چاہتی ہے تو کیا یہ جماعت کے ساتھ بہتر ہے اس تنظیم کے ساتھ جن کے ذریعہ جانا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ قادیان جائیں گی وہاں پر ہمارے پرائمری اور سیکنڈری سکول ہیں۔ آپ انہیں انگریزی سکھا سکتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے آپ اپنے ٹیچنگ کے تجربہ سے قادیان میں خدمت کر سکتی ہیں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا نیل پالش لگا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نیل پالش اور ناخن کے درمیان کوئی گندگی نہیں ہوتی۔ غیر احمدیوں میں یہ غلط کنسپٹ ہے کہ نیل پالش لگی ہو تو وضو نہیں ہوتا۔ اسلام میں کہیں ایسا نہیں ہے۔

ایک نوجوان خاتون کا نام Liva تھا۔ موصوفہ نے اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا نام نائلہ تجویز فرمایا۔ اسی طرح ایک بوزنیا نژاد احمدی خاتون Areaa کی درخواست پر اس کا اسلامی نام عطیہ الوہاب تجویز فرمایا۔

ایک نوجوان خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سوال کیا کہ قبول احمدیت کے بعد ان کے اپنی والدہ سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور ان سے رابطہ رہتا ہے لیکن چونکہ وہ حجاب لیتی ہیں۔ تو ان کی والدہ انہیں یہ احساس دلاتی رہتی ہیں کہ تمہاری یہ کیسی زندگی ہے کہ کوئی ملازمت نہیں کچھ بھی نہیں۔ تو میں انہیں کیسے قائل کر سکتی ہوں؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امریکہ میں کسی نے سوال کیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہیں ان کو زبردستی حجاب پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ Oppression ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر تم حجاب کے بعد شکل سے ڈپریشن لگتی ہو تو oppress ہوور نہ نہیں۔ حجاب لیکر خوش نظر آیا کرو۔

ایک اور خاتون جس کا تعلق قازقستان سے تھا نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ انہوں نے اپنے خاندان کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انہیں اگلی عینیت فرمائی تھی اس وقت وہ اپنا تحفہ دینا بھول گئی تھیں اور اب وہ حضور انور کی خدمت میں اپنا تحفہ پیش کرنا چاہتی ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا تحفہ قبول فرمایا۔

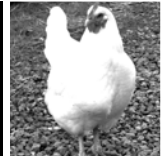
ایک جرمن خاتون Patricia صاحبہ جو گزشتہ دو سالوں سے احمدی ہیں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے موصوفہ سے اس کے نام Patricia کے معنی دریافت فرمائے جس کا خاتون کو علم نہ تھا۔ حضور انور نے موصوفہ کا نام عالیہ تجویز فرمایا۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ ہم تبلیغ کیسے کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا انفرادی رابطے

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP



Prop.
Tariq

Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

تمہارا بھائی احمدی ہے کیا تم نے نماز قرآن میں کوئی فرق دیکھا ہے۔ جس پر بھائی نے بتایا کہ کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آنحضرت ﷺ کی بیٹیوں کے مطابق تشریف لائے آنحضرت ﷺ نے خود آپ کو ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے کہ آخری زمانے میں نبی آئے گا اور وہ امتی نبی ہوگا۔ یعنی کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی ہی سنت اور طریق پر آئے گا اور نبی کریم ﷺ کی شریعت پر آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ آنے والا مسیح آسمان سے آئے گا اور جب وہ آئے گا تو نبی ہوگا۔ اب ایک طرف تو کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا تو کیا جب مسیح آسمان سے آئے گا تو پھر اس سے نبی کا ناسخ واپس لے لیا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور جب آسکتا ہے تو پھر کسی دوسرے مذہب کا نبی لینے کی بجائے نبی کریم ﷺ کی امت میں سے نبی کیوں نہ آئے۔

حضور انور نے فرمایا نبی بھیجنا خدا کا حق ہے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نبی بھیج سکتا ہے اور کوئی اس میں روک نہیں بن سکتا۔ نبی نئی شریعت کے ساتھ نہیں بلکہ سابقہ شریعت پر آسکتا ہے اور امتی نبی ہوگا۔

حضور انور نے سوال کرنے والے غیر احمدی دوست کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو قرآن کریم اور حدیث کا علم تو نہیں ہے لیکن ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ سچائی کی تلاش میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ انہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کر کے رہنمائی حاصل کریں کہ کون سا راستہ درست ہے۔ خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں کہ احمدیت سچا راستہ ہے یا نہیں۔

ایک اٹھارہ سالہ نوجوان نے عرض کیا کہ میں سیرالیون سے ہوں لیکن گنی کونا کری میں رہا ہوں اور وہیں پلا بڑھا ہوں۔ اس وقت میں ہالینڈ سے آیا ہوں اور گزشتہ سال احمدی ہوا تھا۔ میں جامعہ احمدیہ میں جانا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے ان کے ہالینڈ میں قیام کے سٹیٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جب نیشنلٹی مل جائے تو پھر جامعہ میں داخلہ لے لیتا۔ جامعہ یو کے میں آ جاؤ۔ تم میرے قریب ہو گے۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے دو تین ماہ قبل دعا کے بعد بیعت کی تھی۔ آج میں آپ کے سامنے ہوں۔ میں نے جماعت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ میں نے شرح صدر کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا روحانی معیار بڑھائے اور آپ کو مضبوط مسلمان بنائے۔

ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ میں برلن میں کام کر رہا ہوں۔ وہاں لوگ میرے ساتھ کام کرنے

میری اہلیہ حضور انور کے گھر آئے ہیں اور دروازہ کھٹکھٹانے پر حضور انور نے ہمیں اندر بٹھایا اور ضیافت فرمائی۔ پھر ہم نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ الطیب الفرغ نے چار سال قبل بیعت کی تھی اور تب سے اکیلے احمدی تھے۔ یہ حضور انور کی خدمت میں بار بار لکھتے رہتے تھے کہ لوگ مجھے تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ دعا کریں کہ یہاں لوگ احمدیت قبول کرنے کی طرف مائل ہوں۔ حضور انور نے ان کے ایک خط کے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین کی دعا کیا کریں اور یہ حضور انور کی استجابت دعاء کا معجزہ ہے کہ مرسیا کے یہ دوست احمدی ہوئے پھر انکی پوری فیملی احمدی ہو گئی۔ اور دو مزید شخصوں نے بھی بیعت کر لی۔ اب اس علاقے میں 11 احمدی ہو گئے ہیں اور جماعت بن گئی ہے۔

ایک عرب احمدی دوست نے سوال کیا کہ کیا کسی کے اپنے مذہب کا اظہار لباس کے ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مذہب کا کوئی ظاہری لباس نہیں ہے۔ مذہب کا لباس "لباس التقویٰ" ہے اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے نیکی کا اظہار ہے۔ لباس جو انسان پہنتا ہے وہ ایسا ہو کہ ننگ ڈھانپے اور حیا دار ہو۔ مذہب کا لباس "لباس التقویٰ" ہی ہے۔ اگر کسی نے عربوں کا لباس پہنا ہوا ہے چونکہ پہنا ہوا ہے لیکن وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور دوسرے اس کے ہاتھ سے محفوظ نہیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ مسلمان نہ کہلائے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میری دادی جان پاکستان میں فوت ہوئی ہیں۔ دوسرے عزیز سب غیر از جماعت ہیں۔ ہم یہاں تین بہن بھائی ہیں۔ اگر ہم پاکستان جائیں تو وہاں کس طرح اظہار کریں کس طرح پیش آئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اچھی طرح جائیں اور ملیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ آپ نے تو زمانے کے امام کو مان لیا ہے۔ اس لئے وہ مولوی جو وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ باقی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں اور جو حالات کا خطرہ ہے اس میں حکمت کے ساتھ وقت گزاریں اور اپنی کسی بات سے بلا وجہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں نے پہلی مرتبہ حضور انور کی اقتداء میں جمعہ پڑھا ہے اور آج بیعت بھی کی ہے۔ اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں زیادہ بات نہیں کر سکتا۔ مجھ سے بات ہونی رہی۔

میسڈونیا سے تعلق رکھنے والے دو بھائی بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ ایک بھائی احمدی تھا اور دوسرے نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ غیر احمدی بھائی نے سوال کیا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

ترجمہ کے فرائض مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مکرمہ گیلانے واگس ہاؤزر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے سرانجام دئے اور فریج ترجمہ کے لئے ایک نومبائع خاتون نے معاونت کی۔

میننگ کے اختتام پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے نومبائع خواتین اس سعادت پر بے حد خوش تھیں اور فرط جذبات سے بعض کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

بعد ازاں آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے ہال میں تشریف لے آئے جہاں نومبائع احباب کی حضور انور کے ساتھ میننگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آج کس کس نے بیعت کی ہے۔

ایک دوست جو ہالینڈ سے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں نے آج بیعت کی ہے۔ میں ایک عرصہ سے جماعت کا لٹریچر پڑھ رہا تھا۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" بھی پڑھی ہے اور جماعت کے بارہ میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور سچائی جاننے کے بعد آج بیعت کی ہے۔

ایک دوست کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے تھا۔ وہ کہنے لگے کہ میں 13 سال سے یہاں جرمنی میں رہ رہا ہوں اور میرے پاس باقاعدہ یہاں کا ویزا ہے میں نے آج احمدیت قبول کی ہے۔ ایک احمدی دوست کے ساتھ کافی دیر سے تعلق ہے۔ وہ مجھے احمدیت کے بارہ میں بتاتے رہے ہیں اب تسلی ہونے کے بعد بیعت کر لی ہے۔

ایک نومبائعین دوست نے سوال کیا کہ انہیں غصہ بہت زیادہ آتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی شریف آدمی بیٹھے بیٹھے تو غصہ نہیں کر سکتا۔ جب غصہ آئے تو غصہ کو باؤ۔ کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور ٹھنڈا پانی پی لو۔

بچپن کے علاقہ مرسیا سے آئے ہوئے ایک مراکشی نوا احمدی نے بتایا کہ :-

وہ اس علاقہ کے ایک مراکشی احمدی الطیب الفرغ صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے اور ان کے اخلاق و دینی حالت سے بہت متاثر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ کئی مراکشی لوگ الطیب الفرغ صاحب سے استہزا کا سلوک کرتے ہیں۔ ایک روز کسی نے مجھے بھی کہہ دیا کہ کیا تم بھی قادیانی ہو؟ میں نے کہا وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ الطیب الفرغ قادیانی ہے۔ میں نے جب الطیب الفرغ صاحب سے اس بارہ میں پوچھا تو انہوں نے جماعتی عقائد کے بارہ میں مجھے تفصیل سے بتایا۔ پھر جب میں نے ایم ٹی اے دیکھا تو وہاں پر بیٹھے ہوئے منور چہروں کو دیکھ کر میری اہلیہ کہنے لگی یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم نے خوب تحقیق کرنے کے بعد بیعت کر لی۔

بیعت کے بعد میں نے روایا میں دیکھا کہ میں اور

بڑھائیں۔ جماعت کا تعارف کروائیں۔ پمفلٹ دیں اور دعائیں کریں۔

فرانس سے آئی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ پانچ سال قبل اس نے اپنی پڑھائی روک دی تھی۔ اب دوبارہ شروع کی ہے۔ اور وہ ماسٹرز کرنا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ آپ کی مدد کرے۔

سینگال سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو فرانس میں مقیم ہیں اور تقریباً ایک ماہ قبل انہوں نے بیعت کی ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا کہ انہوں نے قبول احمدیت کے بعد اسلام کی خوبصورت تصویر دیکھی ہے۔

پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک نومبائع خاتون نے کہا کہ جلسہ پر جو کچھ دیکھا ہے اور جو سکون ملا ہے۔ میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ موصوفہ نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی احمدیت کی سچائی کو پہچان لیں۔

انڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو جرمنی میں مقیم ہیں۔ ان کا نام چاندنی تھا۔ اس خاتون نے بھی حضور انور کی خدمت میں نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا یہی نام اچھا ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمایا۔ بہت سی دوسری خواتین کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔

ایک جرمن خاتون Marina صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ان کا نام ماریہ تجویز فرمایا۔ اس خاتون نے بھی حضور انور سے قلم بطور تحفہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ ایک جرمن خاتون Alen کی درخواست پر حضور انور نے ان کا اسلامی نام ناصرہ تجویز فرمایا:

ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ ہم اچھے احمدی کس طرح بن سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر کے اور اپنا اچھا عملی نمونہ دکھا کر اور آپ پیغام پہنچانے کیلئے پمفلٹ دے سکتے ہیں۔

ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ وہ کیلگری کنیڈا جا رہی ہیں۔ وہاں پر ان کے خاوند ملازمت کے سلسلہ میں رہتے ہیں۔ اور جماعت کے مخالف گروپس سے ان کا رابطہ ہے۔ وہاں پر جماعت سے کیسے رابطہ کر سکتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ کیلگری میں ہماری مسجد ہے۔ آپ کسی وقت وہاں جا سکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ انہیں میری کتاب "World Crisis and the pathway to peace" دے سکتی ہیں۔

نومبائعات کی حضور انور کے ساتھ یہ میننگ آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ اس میننگ میں جرمن

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940 , 09986253320



BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔



والے مجھے کافر کہتے ہیں میں کیا کروں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے اس کو کافر نہ کہو۔ آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔ نمازیں قرآن کریم پڑھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر ایمان لاتے ہیں۔

آپ کہیں کہ میرا ایمان ہے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ لوگ جو اس زمانے کے امام کو نہیں مانتے اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ آپ چونکہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اس لئے آپ مسلمان ہیں۔

آپ مجھے کافر کہنا چاہتے ہیں بیشک کہیں یہ آپ کا اور خدا کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم پڑھتے رہا کریں۔

نومبائین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karl Sruhe سے واپس بیت السبوح فرنگٹ کیلئے روانگی تھی۔

نوجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 83 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق سترہ مختلف اقوام سے تھا۔

بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔ جو درج ذیل ہے۔

نبی کریم میں مقیم مراکش کے ایک دوست محمد طلبوی عبدالقادر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں چھ سال قبل احمدیت سے متعارف ہوا تھا۔ لیکن چند نئے قبل احمدیت کی تلاش میں جماعت کے ایک نماز سنٹر پہنچا اور جماعت کا مزید تعارف حاصل کیا اور نمازوں اور جمعہ پر سنٹر آنا شروع کیا۔ مجھے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے دعوت دی گئی اور میں اس میں شامل ہوا۔ جلسہ کا

روحانی ماحول دیکھ کر اور حضور انور سے احباب جماعت کی محبت اور اطاعت دیکھ کر میرے دل میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی کہ یہ یقیناً سچوں کی جماعت ہے اس پر میں نے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر لی۔

سوڈن میں مقیم عراق کے ایک زیر تبلیغ دوست عبد الرحیم صاحب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ یہ سوڈن سے کچھ عرصہ کیلئے تبلیغ آئے۔ وہاں ان کی ملاقات مراکش کے احمدی نومبائع سے ہوئی۔ انہوں نے ان کو جماعت کا تعارف کروایا۔ اور ان کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا اور ان کو جلسہ سالانہ جرمنی کی دعوت دی۔

چنانچہ یہ آئے اور جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ نبی وہ حقیقی اور سچی جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور یہی جماعت احمدیہ میرے سب سوالوں کا جواب ہے۔

یہ صاحب بھی جلسہ سالانہ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

نبی کریم سے آنے والی ایک مراکشی نومبائع خاتون خدیجہ صاحبہ نے بتایا کہ میں نے سال 2010 میں خواب

دیکھا کہ امام مہدی آئے ہیں اور ایک چاند کی روشنی کی طرح انہوں نے کہا۔ بشارت ہو۔ بشارت ہو۔ پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اودیکھا۔ حضور نے انگریزی میں فرمایا۔ Dont Worry مجھے کوئی علم نہ تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی تو وہ آپ ہی تھے جو مجھے خواب میں امام مہدی کے طور پر نظر آئے تھے۔ پھر میں جلسہ سالانہ یو کے میں شامل ہوئی تو حضور انور کو دیکھ کر یقین نہیں آیا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ مجھے کامل یقین ہو گیا کہ یہ سچی اور حقیقی جماعت ہے۔ چنانچہ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئی۔

نبی کریم سے ایک غامض دوست عباس صاحب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے اور جلسہ کے آخری دن بیعت کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ بھی رحمت کی نظر سے مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں ایک تبلیغی میٹنگ میں گیا اور وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی شخص ہیں جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ میں پوری میٹنگ میں تصویر دیکھ کر روتا رہا اور اب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ اور میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

میں احمدیت کے ہر مخالف کو کہتا ہوں کہ اگر وہ جلسہ کا ماحول دیکھ لیں اور ایک بار آکر جلسہ میں شرکت کر لیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مخالف چھوڑ دیں گے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کے انچارج صداقت احمد بٹ صاحب نے بتایا کہ:

ان کا جرمنی میں ایک فیملی کے ساتھ انٹرنیٹ پر رابطہ ہے اور انہیں جماعت کا کافی حد تک تعارف کروایا تھا۔ اس سال میں جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تو اس فیملی کو بھی جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ دونوں میاں بیوی آئے۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اسلام کے متعلق اچھا تاثر نہیں رکھتے تھے۔ اور جلسہ میں شامل بھی ہونا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں تسلی دلائی جس پر وہ جلسہ سالانہ پر آنے کیلئے تیار ہو گئے اور تینوں دن جلسہ میں شامل ہوئے۔

انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔ نماز کے وقت جو ماحول تھا اس نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اس طرح کا ماحول انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ اس کے بعد شام کو ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی جس میں یہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی پادریوں سے بھی ملتا رہتا ہوں۔ لیکن ان کی باتوں میں کچھ بھی اثر نہیں۔ ان کی باتیں ایک کان سے سنتا ہوں اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہوں۔ لیکن حضور انور کے الفاظ ایک نور کی طرح میرے دل کے اندر تر رہے ہیں۔

اسی روز رات انہوں نے اپنے بیٹے کو فون کر کے ساری تفصیل بتائی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے انہیں وقت دیا اور ہم سے بڑی شفقت اور پیار سے بات کی اور ہمیں چین کا تحفہ بھی دیا اور آخر میں ہاتھ پکڑ کر تصویر بھی بنوائی۔ ہفتہ کے دن ان کی اہلیہ عورتوں کی جلسہ گاہ میں چلی گئی اور عورتوں کے جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں اور ظہر و عصر کی نمازیں بھی احمدی خواتین کو دیکھ کر ان کی طرح پہلی مرتبہ زندگی میں ادا کیں۔

موصوف کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہیں اور وہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جذبات سے پر تھیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے عالمی سربراہ کو اپنے روبرو دیکھ کر اور ان سے مل کر اور باتیں کر کے مجھ پر عجیب کیفیت تھی۔ حضور انور نے مجھے چین بطور تحفہ بھی دیا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ پہلے You tube اور دیگر فورمز پر حضور انور کی ویڈیوز دیکھ چکی تھی لیکن ملاقات کا شرف پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا تھا۔

تفصیل کے ساتھ ان میاں بیوی نے نمائش بھی دیکھی۔ ساتھ ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے اور جماعت کے دو مختلف مبلغین کے ساتھ ان کی Sitting بھی ہوئی جس میں انہیں اسلام احمدیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ موصوف نے بتایا کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات تقریباً دو بجے انہوں نے اپنے ہوٹل میں جہاں یہ رہائش پذیر تھے وہاں انہوں نے کمرے میں حضور انور کی نماز پڑھاتے ہوئے آواز سنی اور اٹھ کر بیٹھ گئے اور اٹھنے پر بھی انہیں وہ آواز سنائی دیتی رہی۔ جس پر انہوں نے اپنی اہلیہ کو اٹھایا اور اپنی

خواب کے بارے میں بتایا۔ اتوار کی صبح انہوں نے جلسہ پر آکر بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ دونوں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

فرانس سے ایک دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملاقات میں بتایا کہ ایک احمدی دوست کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ میں عیسائی فیملی میں پیدا ہوا ہوں۔ میں کوئی مذہبی پریکٹس نہیں کرتا۔ چرچ میں گیا تو سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا Statue تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ خدا کی عبادت کروں یا اس Statue کی۔ چنانچہ جس احمدی دوست سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور جماعت کے بارے میں معلومات مہیا کیں۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کیلئے دی۔ جلسہ میں شامل ہوا۔ حضور انور کے خطابات سنے اور میرے دل کی حالت بدل گئی اور میں جلسہ کے تیسرے دن بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا ہوں۔

بیعت اور اختتامی خطاب کے بعد ایک 15 سالہ نومبائع نوجوان ایہاب کہنے لگا جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خدا کی قسم! آج کا دن میری زندگی کا خوبصورت ترین دن ہے۔ میں اپنے دل کا حال زبان سے بیان نہیں کر پا رہا۔ خلیفہ کو قریب سے دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور میرا دل اس ماحول سے الگ ہونا نہیں چاہ رہا۔

ایک سیرین فیملی نے بیعت کی اور واپس جا کر آج ان کے گھر پر بعض دوست ملنے آئے۔ عورتیں ان کی بیوی سے کہنے لگیں کہ آپ ادھر کیوں گئے تھیں؟ وہ تو کافر ہیں اور ان کے ساتھ تو اٹھنا بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ انہوں نے جواب دیا وہ کسی لحاظ سے کافر نہیں ہو سکتے۔ ہم نے تینوں دن اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں سنا اور ایک ایسا روحانی ماحول جو ہم نے اور کہیں نہیں دیکھا جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم احمدی پیش کر رہے ہیں وہ کوئی اور نہیں پیش کر سکتا۔ جو لوگ اسلام سے ایسی سچی محبت کرتے ہوں وہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد ایک سیرین دوست نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں پچھلے سال بھی آیا تھا لیکن سو فیصد تسلی نہیں ہوئی تھی۔ کچھ سوالات ایسے تھے جن کے تسلی بخش جواب نہیں مل رہے تھے۔ لیکن آج خدا نے میرے دل کو صاف کر دیا ہے اور میرے تمام شبہات دور ہو گئے ہیں۔ اور اس ملاقات کے بعد اب بیعت کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی اور چارہ نہیں۔



www.intactconstructions.org

Intact Constructions

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وَسَّعْ
مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ و نصلی علی زسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وَسَّعْ
مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعود

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسئل نمبر: 7045: میں فریدہ حسن زوجہ ابوالحسن عابد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24 اپریل 1984ء پیدائشی احمدی ساکن بی بی کولم۔ تھلا کولم، مدورائی۔ تامل ناڈو بھائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ کانوں کی بالیاں 3 پون 24 گرام۔ سنون رنگ سیٹ 2.5 پون 20 گرام۔ نیک لیس 3 پون 24 گرام۔ سنون 3 پون 24 گرام۔ عدد چین 9 پون 72 گرام۔ اران 4 پون 32 گرام۔ چوڑیاں 4 عدد 4.5 پون 36 گرام رنگ 6 عدد 1.5 پون 12 گرام۔ (نوٹ ایک پون 8 گرام کے برابر کل 30.5 پون 244 گرام۔ میرا گزارہ آمد زجیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیت حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابوالحسن عابد الامتہ: فریدہ حسن گواہ: آئی سلیم

مسئل نمبر: 7046: میں لال محمد ولد لیرخان قوم احمدی مسلمان، پندرہ عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن H3/3 Sulthanpuri, Delhi 86 بھائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی پلاٹ 32 اسکوائر یارڈ واقع پلاٹ نمبر 3 بلاک نمبر H-3 سلطانی پوری، دہلی۔ قیمت 16 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از پیشین ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیت حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارادت احمد العبد: لال محمد گواہ: سید عبدالہادی کاشف

مسئل نمبر: 7047: میں Taishina زوجہ لال محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن H3/3 Sulthanpuri Delhi-110086 بھائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی پلاٹ 22 اسکوائر یارڈ واقع H-3/3 سلطانی پوری، دہلی 86 (ہری انکیو کیو ایری) قیمت 10 لاکھ روپے۔ سونے کے زیورات 20 گرام قیمت 60 ہزار روپے۔ حق مہر 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از پیشین ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیت حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارادت احمد الامتہ: Taishina لال محمد

مسئل نمبر: 7048: میں سیدہ پروین زوجہ خورشید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکھانہ ٹھٹھانپور ضلع ایسٹ دہلی صوبہ دہلی بھائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 20 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد و نوش سالانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیت حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد الامتہ: سیدہ پروین گواہ: ارادت احمد

مسئل نمبر: 7049: میں عبد السلام ولد عبد الباقی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاکھانہ ٹھٹھانپور ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بھائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیت حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبدالقادر العبد: عبد السلام گواہ: میر کمال الدین

مسئل نمبر: 7050: میں عبد الساجد ولد محمد اسراہیل قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 14 مئی 1971 ساکن دروگا چکپہ ضلع (بھوجپور) آرہ صوبہ بہار بھائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیت حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رضی احمد العبد: عبد الساجد گواہ: شیخ اعجاز مبلغ

بقیہ: خلاصہ خطبہ عید الفطر از صفحہ نمبر 2

جان کی قربانی کرنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مرے نہیں۔

بَلْ أَحْيَا عَنْكَ رَبِّهِمْ يُرَوِّقُونَ بلکہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں۔ انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

پس ان کو تو اللہ تعالیٰ نے ایک مقام دے دیا جو شہید ہونے سے زیادہ عزت مند ہے۔ وہ اس مقام کو پہنچ گئے جہاں ان کے رتبے بلند تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کے نیک اثرات پیچھے رہنے والے ان کے عزیزوں اور پیاروں پر بھی قائم فرمائے۔ اور ہم پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں۔ جماعت پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں۔ انہوں کی جدائی کوئی معمولی غم نہیں ہوتا۔ خاص طور پر اس ماں کا غم انسان سوچ بھی نہیں سکتا جس کی دو کم سن بچیوں کو ناپالموں نے اپنے ظلم کا نشانہ بنایا۔ صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنا ماں کے لئے بھی بہت بڑی قربانی ہے۔ خاص طور پر عید سے ایک دن پہلے جب وہ ماں اپنے بچوں کے عید کی خوشی میں شامل ہونے کے ارمان لئے ہوئے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کو بچوں کا دکھ دینے والوں سے خود نشینے کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غم زدوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اور یہ جو ماں ہے جس کو دکھ دیا گیا اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل بھی عطا فرمائے۔ اسی طرح جو وہاں کے زخمی ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عالجہ عطا فرمائے۔ ایک خاتون کی حالت کافی نازک ہے ان میں سے۔ ان کے بچے کی پیدائش ہونے والی تھی، بچہ اندر فوت ہو گیا۔ اور آپریشن کر کے نکالا گیا۔ تقریباً پیدائش کے قریب ہی تھا۔ اسی طرح شہدائے احمدیت کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے جلد تر احمدیت کی خارق عادت فتح کے نشان دکھائے ہمیں۔ اور یہی وہ عید ہے جس کے منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

اسیران کی رہائی کے لئے بھی دعا کریں۔ مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ بیماروں، مریضوں اور ضرورتمندوں و اقصین زندگی یا طبعی طور پر خدمت کرنے والے جتنے ہیں ان سب کو عمومی طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان سب کی جو متعلقہ ضروریات ہیں مشکلات ہیں وہ آسان کرے۔ پوری فرمائے۔

یہ دعا بھی خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنا کر ہمیں حقیقی عید منانے والا اور بنانے والا بنا دے تاکہ ہم اس عید کو دیکھنے والے ہوں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے والی ہو۔ اصل حقیقی خوشی تو اسی وقت پہنچتی ہے۔ عید منانا تو ایک عارضی وقت کے لئے ہے اس لئے بنانے کے لئے بھی کہا ہے۔ عید بنانا وہ چیز ہے جو انسان کو مستقل عمل میں رکھتی ہے یعنی عمل کی طرف اس کی توجہ رہتی ہے تبھی حقیقی عید بنائی جاتی ہے اور یہی عید ہمارا مقصد ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 میٹ گولین ملکت 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی

الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعَا: اراکین جماعت احمدیہ

نیواشوک جیولرز و تادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers



جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of: Gold and Silver Diamond Jewellery



جب قوم میں اتفاق و اتحاد مٹ جائے، ختم ہو جائے تو لیلیۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ صرف راتیں اور ظلمتیں ہی، اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں پھر ترقی رک جاتی ہے اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تاکہ انفرادی طور پر لیلیۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلیۃ القدر کے جو پھل جو کامیابیاں جو ترقیاں جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جولائی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔ پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسلامی جنگوں میں مثلاً جنگ بدر میں کفار بھی مارے گئے اور مسلمان بھی لیکن کفار کا مارے جانا لیلیۃ القدر نہیں تھا ان کی قربانیاں لیلیۃ القدر نہیں تھیں لیکن مسلمانوں کا شہید ہونا لیلیۃ القدر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو مقبول قرار دیا۔ یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جس تکلیف کی خدا تعالیٰ کوئی قیمت مقرر نہیں کرتا وہ لیلیۃ القدر نہیں ہے وہ سزا ہے عذاب ہے مگر وہ تکلیف جس کے لئے خدا قیمت مقرر کرتا ہے وہ لیلیۃ القدر ہے

بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف شدید حالات ہیں۔ جہاں یہ شدید حالات طلوع فجر کی خوشخبری دے رہے ہیں وہاں اس لیلیۃ القدر کے نتیجے میں دنیا کے ملک ملک اور شہر شہر میں احمدیت کے بچوں کی پیدائش ہوتی چلی جا رہی ہے۔ نئی نئی جماعتیں قائم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ پس اس سے مزید فیضیاب ہونے کے لئے لیلیۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق و اتحاد پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور اگر اس میں کہیں رخنہ پیدا ہو رہے ہیں درازیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔ رحماء بینہم کی مثال بن کر لیلیۃ القدر کا حقیقی فیض پاسکیں گے۔

پس اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تاکہ انفرادی طور پر لیلیۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلیۃ القدر کے جو پھل، جو کامیابیاں، جو ترقیاں، جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے دشمن بھی ہمارے لئے روکیں اور مشکلات کھڑی کرے گا اور کر رہا ہے۔ ابتلا میں ڈالنے کی کوشش کرے گا اور کر رہا ہے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف چند ملکوں میں یہ محدود ہے۔ حسد کی آگ ترقی کو روکنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرتی ہے اور ہر جگہ یہ کرے گی لیکن لیلیۃ القدر کے آنے کی خوشخبری

امن قائم ہو۔ اسی طرح مسلمان ممالک میں بھی جو ایک دوسرے کے اوپر ظلم کئے جا رہے ہیں اور فساد بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے۔ اور کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کے خون سے جو ہاتھ رنگ رہے ہیں اس سے یہ لوگ بچیں۔ آپس میں بھی اتفاق و اتحاد قائم ہو۔ اس کے بغیر نہ ان کی عبادتوں کے حق ادا ہو سکتے ہیں نہ یہ حسرت پوری ہو سکتی ہے کہ ہمیں لیلیۃ القدر ملے کیونکہ جب قوم میں اتفاق و اتحاد مٹ جائے تو لیلیۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ صرف راتیں اور ظلمتیں اور اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں۔ ترقی رک جاتی ہے۔

لیلیۃ القدر کے معنی ہیں کہ وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس سے کیا معاملہ ہوگا وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے۔ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لیل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص جتنا خدا کا پیارا ہوتا ہے ہی اسے ابتلاء پیش آتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ لیلیۃ القدر ہی ہے۔ اس ابتلاء کی وجہ سے حقیقی لیلیۃ القدر کی تلاش بھی اسی شدت سے ہوتی ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر انسان اسی وقت جھکتا ہے جب تکلیف میں ہو۔ جو تربیت اور پرورش کے دور کو پھر کامیابی سے گزارتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق و اتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلیۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہوئے ایک نئی زندگی پانے والے ہوں گے ایک نئے رنگ میں ابھریں گے۔ آپس کے اتفاق و اتحاد کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قائم رکھیں گے تو ترقی کی نئی منزلیں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔

لیلیۃ القدر سے فیض یاب ہونے کے لئے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ لیلیۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں

ہے اس لئے اب معین تو نہیں لیکن اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے ایک بڑا اہم نکتہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلیۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہم حدیث سنتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر وہ دونوں مسلمان نہ لڑتے تو یہ تاریخیں ہمیں پتا چل جاتیں لیکن اس اہم بات کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلیۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق و اتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلیۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ آج بڑے افسوس سے ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک کی بد قسمتی ہے کہ ان میں اتفاق و اتحاد نہیں رہا۔ رعایا رعایا سے لڑ رہی ہے۔ رعایا حکومت سے بھی لڑ رہی ہے اور حکومت رعایا پر ظلم کر رہی ہے گویا نہ صرف اتفاق و اتحاد نہیں رہا بلکہ ظلم بھی ہو رہا ہے۔ اور پھر ظلم پر زور بھی دیا جا رہا ہے۔ پس اس اتفاق و اتحاد کی کمی نتیجہ ہے کہ غیروں کو بھی جرأت ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو چاہیں کریں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر اس وقت معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جا رہا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے ہوتے تو مسلمان ممالک کی اتنی بڑی طاقت ہے کہ اس طرح ظلم نہ ہوتے پھر۔ جنگ کے بھی کوئی اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ اسرائیل کے مقابل پر فلسطینیوں کی کوئی طاقت نہیں۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ حماس والے بھی ظلم کر رہے ہیں تو مسلمان ملکوں کو ان کو بھی روکنا چاہئے لیکن ان دونوں کے ظلموں کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص اپنے ڈنڈے سے ظلم کر رہا ہے اور دوسرے ایک فوج تو ہیں چلا کر ظلم کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں ترکی میں سوگ منایا گیا کہ سوگ منا کر انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اسی طرح مغربی طاقتیں بھی اپنا کردار ادا نہیں کر رہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دونوں طرفوں کو سختی سے روکا جاتا۔ بہر حال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف مسلمان زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلیۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع ہے۔ ان میں سے ایک یعنی لیلیۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ احادیث میں اس کا مختلف روایتوں میں ذکر ہے۔ اسی طرح قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر موجود ہے لیکن جمعۃ الوداع کو تو خود ہی مسلمانوں نے یا علماء کی اپنی خود ساختہ تشریح نے غلط رنگ دے دیا ہے۔ آج میں ان ہی دو باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا یا ان کی اہمیت اور حقیقت کے بارے میں مختصر ذکر کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلیۃ القدر کی معین تاریخ کا بھی علم دیا گیا جس میں ایک حقیقی مؤمن کو قبولیت دعا کا خاص نظارہ دکھایا جاتا ہے اور دعائیں بالعموم سنی جاتی ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تو آپ خوشی خوشی گھر سے باہر آئے تاکہ لوگوں کو بھی اس کی اطلاع دیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر جب باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ مسلمان لڑ رہے ہیں آپ ان کی لڑائی اور اختلاف مٹانے میں مصروف ہوئے تو اس کی تاریخ کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ گلتا ہے کافی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں اشخاص کی صلح کرانے میں لگا یا معاملے کو سلجھانے میں لگا۔

بہر حال جب آپ دوبارہ اس طرف متوجہ ہوئے کہ میں تو لیلیۃ القدر کی تاریخ بتانے آیا تھا تو آپ اس وقت تک وہ معین تاریخ بھول چکے تھے بلکہ حدیث میں بھلا دیا گیا کے الفاظ بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولے ہی نہیں تھے بلکہ الہی تصرف سے اس گھڑی کی یاد اٹھالی گئی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جھگڑے کی وجہ سے یا اختلاف کی وجہ سے اس گھڑی کا علم اٹھالیا گیا



M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

کے مسلمانوں کی حالت کے بارے میں۔ دعاؤں میں خاص طور پر ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ ان کو اس مشکل سے نکالے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کا ہے جو 21 جولائی 2014ء کو ہارٹ ایک سے 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو وسطی ایشیا جماعتوں میں بالخصوص قرغزستان میں جماعت کے قیام میں غیر معمولی خدمات بجالانے اور نائب صدر نیشنل جماعت قرغزستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب تحریک کی تھی وہاں جانے کی لوگوں کو، تو یہ اس وقت وہاں گئے تھے کاروبار کی نیت سے، لیکن دین کا کام بھی انہوں نے کیا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جماعتی امور کو ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ وہاں کے نامساعد حالات کے باوجود آخر وقت تک اخلاص سے خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند تہجد گزار دعا گو بکثرت صدقہ و خیرات کرنیو الے لازمی چندہ جات اور دوسری مالی تحریکات میں پیش پیش غریب پرورد مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ مبلغین سلسلہ جو وہاں جاتے رہے ان کو بعض مشکلات تھیں ان کا بھی انہوں نے بہت خیال رکھا کمزری مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔

تمام مبلغین جن کو ان علاقوں میں خدمت کی توفیق ملی یا مل رہی ہے وہ سب اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ جماعت کے لئے غیر معمولی غیرت اور جرأت رکھنے والے تھے۔ جماعت احمدیہ قرغزستان کے مشن ہاؤس کی خرید میں بھی آپ نے بہت کلیدی کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں اور بیویوں کا بھی حامی و ناصر ہو اور جماعت سے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ وہ نیکیاں جو انہوں نے جاری کی تھیں ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔



ہے۔ اسی طرح رمضان کے جدا ہونے پر ایک حقیقی مؤمن خوش نہیں ہو سکتا۔ برکت کے جدا ہونے پر کوئی خوش نہیں ہو سکتا۔ کون ہے ایسا شخص جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو؟ جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو وہ بد قسمت ہی کہلا سکتا ہے اور اس کو کیا کہا جاسکتا ہے۔ پس آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اس دن کو ہمیشہ کے لئے ہم سے وابستہ کر دے اور ہماری کوئی گھڑی رمضان سے جدا نہ ہو۔ ہمیں ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ رمضان کیا ہے اور اس کی حقیقت کے بارے میں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے خطبے میں رمضان کا ذکر کیا تھا۔

شَهْرٌ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
وہ مبارک دن جن میں قرآن کا نزول ہوا رمضان کہلاتے ہیں اور جب قرآن کا نزول بند ہو جائے تو پھر وہ دن مبارک نہیں رہتے۔ وہ تو پھر منحوس دن ہو جاتے ہیں۔ پس مؤمنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں۔ سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کے نزول کا حقیقی مقصد تھی پورا ہو گا جب ہم اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ اپنے دلوں پر نازل کر کے پھر اسے اپنے دلوں میں محفوظ کر لیں گے تاکہ زندگی کے ہر موڑ پر ہم اس سے فیض پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جن دو باتوں کا آج میں نے ذکر کیا ہے ان کی طرف ہماری توجہ ہمیشہ قائم رہے۔ اس کی حقیقت کو ہم جاننے والے ہوں۔ ہماری لیلیۃ القدر ہمیں کامیابیوں کی معراج پر لے جاتی رہے۔ اس کا حقیقی ادراک ہمیں حاصل ہو اور یہ جمعۃ الوداع، اسے جمعۃ الوداع تو نہیں کہنا چاہئے بلکہ رمضان کے مہینے کا یہ آخری جمعہ، یہ ہمیں رمضان کی برکات کو رخصت کرنے والا نہ بنائے بلکہ اس کا فیض ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائے اور قرآن کریم کے نزول کے مقصد کو ہمیشہ پورا کرتے چلے جانے والے ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں فلسطین

کا تو یہ خیال ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جائیں تو جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازوں کی بھی معافی مل جاتی ہے۔ یعنی آج ایک خطبہ سن کر اور دو رکعت نماز پڑھ کے گویا گزشتہ سب برائیوں سے انسان پاک ہو جاتا ہے اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے ایک انسان پر جتنے فضل اور احسان ہوتے ہیں، یہ آخری جمعہ پڑھنے سے رمضان کا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا بدلہ اتر جائے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کر دیں یا رخصت کر دیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کر لیں۔ جمعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے عیدوں میں سے ایک عید قرار دیا ہے۔ اور اس دن میں احادیث کے مطابق ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں ان سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آج کے دن ہم اس لئے مسجد میں نہیں آئے نہ آنا چاہئے۔ یہ ایک احمدی کی سوچ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کہیں کہ تونے جو مصیبت رمضان کی صورت میں ہم پر ڈالی تھی شکر ہے وہ آج ٹل رہی ہے یا رخصت ہو رہی ہے بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ ان مبارک گھڑیوں میں یہ دعا کریں کہ رمضان کے دن تو تین چار دن میں گزر جائیں گے لیکن اے خدا تو رمضان کی حقیقت اور اس میں کی گئی عبادتیں اور دوسرے نیک اعمال ہمارے دل کے اندر محفوظ کر دے اور وہ ہم سے کبھی جدا نہ ہوں۔ اس لحاظ سے اگر ہم آج کے جمعہ کی تعریف کریں یا آج کے جمعہ کا فیض اٹھائیں تو آج کے جمعہ کا بڑا بابرکت استعمال کیا ہے لیکن اس جمعہ کے ساتھ یا آئندہ تین چار دن کے بعد رمضان ہم سے چلا جائے۔ اس میں کی گئی نیکیاں بھی ہم بھول جائیں تو یہ بڑی بد قسمتی ہے۔ دنیا میں بیٹا باپ سے، ماں بیٹے سے بھائی بھائی سے جدا ہونے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ دوست حقیقی دوست عزیز ہوں قریبی ہوں وہ بھی خوش نہیں ہوتے۔ خوشی ہمیں ہمیشہ دشمن کے جدا ہونے سے ہوتی

ہمیں ان کے بد اثرات سے بچنے اور جماعتی ترقی کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کا بھی پتہ دے رہی ہے۔ پس جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے، لیلیۃ القدر سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔ مؤمنین کا مقصد اور کوشش اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ جماعت کی ترقی کو اس اعلیٰ معراج پر دیکھیں جس کے وعدے خدا تعالیٰ نے کئے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر ہمیں اس طریق سے ان ترقیات کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے اور وہ طریق ان دو باتوں میں آ جاتا ہے جو آپ نے اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں ہمیں بتائی ہیں یعنی ایک یہ کہ بندے کو خدا سے ملا دیا جائے اور دوسرے یہ کہ انسان کو دوسرے انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنایا جائے۔ پس یہ دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں کہ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق ادا ہو رہے ہوں اور پھر رنجش بھی قائم ہوں اختلافات بھی قائم ہوں۔

پس اس اصول پر اگر ہم چلتے رہے تو لیلیۃ القدر کی حقیقت کو سمجھنے والے بھی ہوں گے اور اس کو پانے والے بھی ہوں گے۔ لیلیۃ القدر کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس طرح بھی تعریف فرمائی ہے کہ لیلیۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ پس اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے ایسی لیلیۃ القدر بھی ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہی حقیقی لیلیۃ القدر ہوگی جب ہم اپنی زندگیوں کو پاک کرنے والے ہوں گے۔

دوسری بات جیسا کہ میں نے کہا جمعۃ الوداع ہے۔ اس کے بارے میں بھی عجیب عجیب تصورات راہ پا چکے ہیں۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی اور غلط قسم کے خیالات سے ہمیں پاک کیا اور ان خیالات سے ہمیں ایک احمدی کو پاک ہونا چاہئے ورنہ احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہت سے غیر احمدیوں



سٹی
ابراڈ

Study Abroad

Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,
Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.



Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website: www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

رہے کہ یہ بھیجیں نہ۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان مظلوموں کے لئے میں نے ایسی جنت تیار کی ہوئی ہے جس کے باغ ایسے ہیں جن کی شاخیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ جن کے سائے ٹھنڈے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب چاہا پانی پی کر اپنے گلوں اور جسموں کو تازہ کر لیا۔ دشمن نے تو آگ کی تپش دینے کی کوشش کی تھی۔ جنت میں تو ٹھنڈے سائے ہیں۔ دھوپ کی تپش بھی انہیں نہیں پہنچے گی۔ دشمن نے تو معصوم بچوں اور بیمار عورت کے گلے دھویں سے خشک کرنے کی کوشش کی تھی اور پانی سے محروم رکھا تھا کہ اس طرح سانس گھٹ کے مرجائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے لئے کھلی فضا اور ٹھنڈا پانی وہ مہیا کرے گا جہاں ان کے گلے اور جسم ہر وقت تروتازہ رہیں گے۔

پس یہ واضح فرق ہے آگ لگانے والوں کے انجام کا اور مظلوموں اور مؤمنوں کے انجام کا۔ ہم ان ظلموں کے خلاف مدد کے لئے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے آج بھی اس کے آگے جھکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیت کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ تمام قربانی کرنے والے یا کرنے والیاں بچیاں اور عورت ہیں۔ کوئی مرد ان میں شامل نہیں۔ پس ان معصوموں کی قربانیاں انشاء اللہ تعالیٰ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ موتیں سانس رکنے سے ہوئی ہیں کسی کو جلنے کے زخم نہیں آئے۔ باوجود اس کے کہ ظالم جو لوگ تھے بار بار آگ کے سامان کر رہے تھے اور مختلف قسم کا ایندھن یا ٹونا ہوا سامان بالئیاں گھر کا فرنیچر وغیرہ جس کو یہ لوٹ نہیں سکتے تھے یا لوٹ کے لے جانا نہیں چاہتے تھے۔ باقی قیمتی سامان تو لوٹ کے لے گئے۔ اس کو بار بار آگ میں ڈالتے تھے تاکہ آگ کبھی نہ بجھے۔

ان شہداء میں جو خاتون شہید ہوئی ہیں ان کا نام بشری بیگم صاحبہ تھا جو اہلیہ تھیں مگر میر احمد صاحب مرحوم کی۔ بچیاں جو ہیں وہ عزیزہ حرا تبسم بنت مکر محمد بوٹا صاحب اور کائنات تبسم مکر محمد بوٹا صاحب۔

27 جولائی 2014ء کو چکی پمپ والی عرفات کالونی گوجرانوالہ میں مخالفین احمدیت، شدت پسندوں

نے احمدی احباب کے گھروں پر حملہ کیا۔ گھروں کو آگ لگا دی جس کے نتیجے میں بشری بیگم صاحبہ اہلیہ میر احمد صاحب مرحوم عمر 55 سال اور دو کم سن بچیاں عزیزہ حرا تبسم عمر 6 سال اور عزیزہ کائنات تبسم عمر 8 ماہ جو محمد بوٹا صاحب کی بچیاں تھیں شہید ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تفصیلات اس کی یہ ہیں کہ وقوعہ کے روز شہید مرحوم کے ایک بیٹے مرحومہ کے بیٹے مکر محمد احمد صاحب افطاری کے بعد ایک قریبی کلینک پر دوائی لینے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کے چچا زاد وقاص احمد کو بعض لوگوں نے روکا ہوا ہے۔ ان کے پوچھنے پر کہ کیا معاملہ ہے ان لوگوں نے ان سے بھی بدکلامی شروع کر دی اور الزام عائد کیا کہ آپ کے ایک نوجوان نے فیس بک پر خانہ کعبہ کی تصویر کی تو بن کی ہے۔ نعوذ باللہ جس پر انہوں نے کہا کہ ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ صاف ظاہر ہے ان باتوں سے ایک سوچی سمجھی سکیم تھی۔ بہر حال فوراً ہی وہ لوگ دشمن جو تھے مار کٹائی پر آمادہ ہو گئے اور شیشے کی بوتلیں توڑ کر مارنے لگے جس پر محمد احمد صاحب نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر فوری طور پر بذریعہ فون اپنے بھائی محمد بوٹا صاحب کو دوکان سے اور چچا خلیل احمد صاحب کو گھر سے موقع پر بلا یا جنہوں نے آ کر معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کی۔ اس دوران خلیل احمد ٹوٹی بوتل لگنے سے زخمی بھی ہو گئے۔ بہر حال وقتی طور پر یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ گھر آگئے اور اپنے بھائی کو گھر چھوڑ کے سروس سٹیشن جوان کی دوکان تھی وہاں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ڈاکٹر صاحب جن کی کلینک کے سامنے یہ معاملہ ہوا تھا۔ انہوں نے محمد بوٹا اور فضل احمد صاحب کو فون کر کے بتایا کہ یہاں لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور جلوس کی شکل اختیار کر کے آپ لوگوں کے گھروں پر حملہ کی غرض سے آ رہے ہیں۔ اسی طرح انجمن تاجران کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور دوکانیں بند کر دیں۔ جس نے دوکان بند نہ کی وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ باقاعدہ planing تھی یہ۔ اور یہ سارا کام جیسا کہ میں نے کہا منصوبہ بندی کے ساتھ شروع ہوا۔ اس علاقے میں قریب قریب مختلف گلیوں میں اٹھارہ احمدی احباب کے گھر ہیں۔ اس اطلاع کے ملتے ہی پندرہ احمدی گھرانوں کے احباب و خواتین تو اپنے گھروں سے نکل گئے۔ تاہم محمد بوٹا

صاحب اور دیگر دو گھروں محمد اشرف صاحب صدر جماعت اور ان کے بھائی کی فیملیز ابھی گھر میں تھیں کہ جلوس نے رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے حملہ کر دیا اور احمدی گھروں کے قریب آ کر شدید نعرے بازی کی۔ فائرنگ بھی کی اور ساتھ ہی گھروں کے بند دروازوں کو توڑنا بھی شروع کر دیا۔ حالانکہ فائرنگ صرف ان مخالفین نے کی تھی۔ کوئی جماعت کی طرف سے فائرنگ نہیں ہوئی۔ ان لوگوں نے منصوبہ بندی کے ساتھ ہر طرف سے ایک ساتھ حملہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد صدر جماعت نے فوری طور پر ایس۔ ایچ۔ او پیلز کالونی کو مطلع کیا جس پر اس نے کہا کہ میں خود پولیس نفری کے ساتھ موقع پر موجود ہوں اور میں حملہ آوروں کو مذاکرات کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ وہ ان کو ساتھ لے کر نہیں گیا اور اس دوران شدت پسندوں نے دوبارہ حملہ کر دیا یہ حملہ آوراہلہ اور دروازے اور دیواریں توڑنے والے ہتھیاروں گینتیوں سے لیس تھے۔ ان کے ساتھ اور جمع بھی آئے شامل ہو گیا۔ آتے ہی انہوں نے پہلے بجلی کے میٹر توڑے تاریں کاٹیں۔ بہر حال کہتے ہیں حالات کی سنگینی کی وجہ سے صدر صاحب اور ان کے بھائی کی فیملیز نے چھت کے ذریعہ غیر جماعت ہمسایہ جو کہ اہل قرآن تھے ان کے گھر پناہ لی۔ بہر حال وہ شریف آدمی تھے انہوں نے پناہ دے دی۔ جبکہ محمد بوٹا صاحب اور ان کے بھائی فضل احمد صاحب کی فیملیز اپنے ہی مکان کی بالائی منزل پر ایک کمرے میں جا کر جموں ہو گئیں۔ اتنی دیر میں شدت پسندوں نے گھر کے اندر داخل ہو کر بالائی منزل کے اس کمرے کا جہاں یہ گیارہ خواتین و بچے بند تھے۔ دروازہ توڑنے کی کوشش کی۔ جب دروازہ نہ ٹوٹا تو انہوں نے کمرے کے لاک میں ایلٹی ڈال دی تاکہ اندر سے بھی دروازہ نہ کھلے۔ سیل ہو جائے دروازہ اور کمرے کی کھڑکی کے شیشے توڑ دینے اور پلاسٹک کا سامان اور دیگر اشیاء اکٹھی کر کے عین دروازے اور کھڑکی کے باہر آگ لگا دی۔ اس آگ کا زہر یلا دھواں دروازے کے نیچے سے اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے کمرے میں بھر گیا اور ان ظالم شدت پسندوں نے آگ لگانے کے بعد اس کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر وہاں کے اندر رہنے والوں کو استہزائیہ رنگ میں الوداع کہا اور چلے گئے۔ جس میں گیارہ احمدی خواتین اور بچے بند تھے۔ دھویں کی وجہ سے بہر حال بشری بیگم صاحبہ اور ان کی دو پوتیاں حرا تبسم اور کائنات تبسم شہید ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حملہ آور اس قدر مشتعل تھے کہ انہوں نے موقع پر زنجیوں کو اٹھانے اور آگ بجھانے کے لئے آنے والی ہسپتال کی ایمبولینس اور ایک دوسری ایمرجنسی ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کو بھی موقع سے بھگا دیا اور تمام شدت پسند گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ جلاتے رہے اور ساتھ ناچتے بھی رہے جبکہ پولیس یہ ساری کارروائی موقع پر خاموش تماشائی کی طرح کھڑی دیکھتی رہی اور کسی طرح بھی مشتعل افراد کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ میڈیا نے بھی بڑی دیر کے بعد آ کر اس کی کوریج شروع کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف صاحب نے بھی اس وقت واقعہ کا نوٹس لیا جب شدت پسند اپنا کام ختم کر چکے تھے۔

اس سانحہ میں شہید ہونے والی مکرمہ بشری بیگم

صاحبہ شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم میاں شہاب الدین صاحب آف لودھی منگل کے ذریعہ ہوا تھا جن کو خلافت ثانیہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ان کی شادی یہ لوگ تو چلے گئے تھے سیالکوٹ شادی ان کی گوجرانوالہ میں ہوئی۔ منیر احمد صاحب کے ساتھ۔ 1976ء میں پھر یہ یہاں آ گئیں۔

محمد بوٹا صاحب جن کی والدہ اور دونوں بیٹیاں شہید ہوئی ہیں۔ سعودی عرب میں بھی رہے تھے وہاں سے پھر حالات کی وجہ سے واپس پاکستان آ گئے۔ اب پاکستان آ کر انہوں نے گاڑیوں کی سروس سٹیشن کا کام شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ان کے بھائی فضل احمد صاحب بھی جزیئرہ کرائے پر دینے کا کام کرتے تھے۔ اچھا کاروبار تھا اور یہ بھی ایک حسد کی وجہ تھی وہاں کے لوگوں کی۔

شہید مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے تو ہیں محمد بوٹا صاحب جن کی دو بیٹیاں شہید ہوئی ہیں اور جو دو بچیاں ہیں ان کے پسماندگان میں ان کے والدہ والد اور ایک بھائی ہے عطاء الواسع پانچ سال کا اور ایک بہن ہے عزیزہ سدرۃ النور تین سال کی۔

مشتعل افراد نے ان کے علاوہ جو جہاں شہید ہوئے ہیں مزید چھ گھروں کو آگ لگائی اور ان کا سامان لوٹا۔ متاثرہ افراد کی نزدیک ہی دوکانیں بھی تھیں جن پر حملہ کیا اور ان کے ویلڈنگ پلانٹ اور بیوی جزیئرہ لوہے کے گارڈ اور عمارتی سامان جس کا کاروبار تھا وہ سب لوٹ لیا۔

اٹھارہ گھر ہیں جو آپس میں یہاں اس علاقے میں باہمی رشتہ دار ہیں۔ اس وقت بہر حال ربوہ میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا حملہ آوروں نے چھ گھروں کا سامان جلا دیا۔ اس کے علاوہ پانچ احمدی احباب کی دوکانوں کو بھی مکمل طور پر لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح حلقے کا جو نماز سینٹر تھا اس کو بھی نشانہ بنایا گیا اس میں موجود قرآن پاک کے نسخوں جماعتی کتب اور دیگر سامان کو جلانے کے بعد نماز سینٹر کو بھی آگ لگا دی شہید کر دیا۔

تو یہ ہے ان کے ظلموں کی کارروائیوں کی مختصر داستان یا حالات جن کے لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ تو بہ نہیں کریں گے تو عذاب جنم اور عذاب الحریق ان کا مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ائمہ الکفر کے بھی پکڑنے کے جلد سامان کرے اور ان آگ لگانے والوں میں جو پیش پیش ہیں ان کی بھی پکڑ کے سامان کرے۔ ان شہیدوں کے درجات تو اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہی ہے۔ ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ خاص طور پر ان ماں باپ اور بہن بھائی کو جن کی معصوم بچیوں اور بہنوں کو ان سے جدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو بھی جلد شفا کے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے مالی نقصانات کو بھی اپنے فضل سے پورا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے۔ نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ بھی ادا کروں گا۔



